منشورِ محمدی

مشورہ مولانا ہبہ محمد صاحب بخاتم

باخاتم دہر آمدہ منشورِ محمدؐ

تحریر بہاتویہ کہیان بجیل

کرمان صفت دبیر تبلیغ محمدؐ

نمبر ۱۶ | مورخہ ۱۱ شہر جمادی الثانی ۱۲۹۰ ہجری روز شنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ — مشنوی — محمد رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعتِ رسولؐ
کھلتے تقریر موحد کے ہین پھول
دافعِ ظلمت ہی یہان نامِ خدا
نورِ منشورِ محمد مصطفا

لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا
یعنی پرچہ پادری مسمور کا
سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بود فخر اولین

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
خار کے مانند حق کی راہ مین
سارے بیونسے دل اپنا صاف ہی
بدزبانی شیوہ اجلاف ہی

نام رکھا شمس ہی اخبار کا
نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا
خود درد مین گو خر عیسیٰ ہی طاق
چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا
کرتے ہین توہین فخر انبیا
مذہب احمد ہے توحید احد
شرک کو تثلیث کی کرتا ہی رد

افترا بہتان و الزام قبیح
سرورِ عالم پہ دیتے ہین مسیح
قال حق ہی قل ہو اللہ احد
باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

اور خصوصاً ہین جو کالے پادری
تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری
بے پدر فرزند پیدا کو کند
طفل را در مہد گویا او کند

سو قبون کے طرح بے نام و ننگ
جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ
آدم و حوا کے کب ماں باپ تھے
قدرتِ خالق سے تھے پیدا ہوے

کرکے تحریف سخن مین بیل پیل
رہنمِ تیہ کو کہتے ہین خلیل
وہ نہ کہلائے ابن کیسی خدا
ابن مریم کیونکہ مسیحا ہین گیا

الامان اس صانعِ چرخ کہن
اک خدا کو تین مین کرتا حلول
ہی سر الشر کفر کی بنیاد جو
اک خدا کو تین تیرا شکر و

دین حق پذیر ہین ہم ستوا
ہین دل و جان سے محمد پر نثار
خوف خالق سے روا ہی مسترد

میلوجاتا تمہارے لئے سودمند ہی کیونکہ اگر میں نجاتا تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آویگا پر اگر جاؤنگا تو اسے تمہارے پاس بھیجونگا۔ سو یہ ان پر نجاست ہوتا ہی کہ میں نے آنے نے کچھ فائدہ نہ بخشا اور جب جاویگے تو روح القدس دلاسا دینے والا آویگا تو انکی سودمندی ہوگی اور بموجب حوالہ مذکورہ کے روح القدس مخبرہ نصاریٰ نے بھی اونکو کیا فائدہ نہ بخشا پس ثابت ہوا کہ وہ دلاسا دینے والا کوئی پیغمبر بعد عیسیٰ کے مبعوث ہوگا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوے اوگون کو نہایت گمراہی سے نکالکر راہ ہدایت پر لائے۔ متی ۱۶ باب ۲۸ مین تمھین سچ کہتا ہون کہ ان مین سے جو یہان کھڑے ہین بعضی موت کا مزہ نہ چکھینگے جب تک کہ ابن انسان کے بیٹے کو اپنی بادشاہت مین آتے نہ دیکھینگے پس اس خوشخبری سے ثابت ہوتا ہے کہ بعضے لوگ جو وہان کھڑے تھے نہ مرینگے سو وہ مرگئی اور عیسیٰ نہ آئے پس عیسیٰ کی خوشخبری صداقت مین کیا ہوئی کیون نہ جھوٹی ٹھہریگی۔ بموجب انجیل مروجہ صداقت مین پوری ہی ہونے چاہیے چنانچہ متی ۱۶ باب ۱۴ اوسنے کہا تو کیون مجھے اچھا کہتا ہے کوئی اچھا نہین مگر ایک یعنے خدا پس یہان سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ عیسیٰ اپنے تئے اور اپنے خدا سے علیحدہ تھے فرزند خدا کے تھے تو کیون

آپکو علیحدہ کرتے تھے وہ مثل اور لوگون کے سمجھتے ہوئے سمجھا یا چنانچہ مرقس ۱۰ باب ۱۸ اوسنے اوسے کہا تو کیون مجھے نیک کہتا ہے کوئی نیک نہین مگر ایک یعنے خدا۔ باب ۱۳ درس ۳۲ تک عیسیٰ نے ماں سے انکار کیا کہ میرا ہنوز وقت نہین آیا پھر شراب کو پانی سے بنایا اس سے کئے باتین ماخذ ہی قول حرام شرعی کو عیسیٰ نے رواج دیا جسکے پینے سے لوط نے اپنے بیٹون سے زنا کیا اور نوح کا بیٹا شراب پینے سے نوح سے لعنت بھی کیا گیا جسکے مدعا کے اثر سے ابتک حبشے لوگ پہندے غلامی مین پھنسے رہے عیسیٰ نے انکار کیا بعد آپ ہی مستعد مانع امر ہوے ثالثا حکم مادر سے موہنہ کو موزا تعظیم مادر کو برباد کردیا پس ایسا آدمی نبوت کیون نہ قابل ہونا چاہیئے اور وہ شخص جو اپنے تئے انسان کا بیٹا کہے اور نبوت مین بھی قابل اور سودمند ہو کیونکر خدا کا فرزند قرار دیا جاوے غور سے ملاحظہ کرنا چاہیے اور علاوہ ازین حواریون کی انجیل اور حواریون کو پاک اور رسول سے برتر نہ جاننا چاہیے کیونکہ اونکا بھول جانا ہر ایک انجیل

ہیں اور ان سب میں سے ثابت ہی نقطہ بنقطہ کر
ایک دوسری انجیل سے مقابلہ کر کے دیکھنا چاہیے
بلکہ جس کو مطلوب کہنا بھی نہیں جائز ہے کیونکہ
عیسیٰ نے تین بار خدا سے دعا مانگی خدا نے کیونکر
قبول کیے ہوگے ورنہ آپ بھی نامقبول عیسیٰ
کی ثابت ہوگی وہ جو پھانسی دیا گیا عیسیٰ ہوگا کیونکر
بقول تمہارے عیسیٰ نے حاکم کو کہا تو مجھے یہودیوں
کا بادشاہ کہتا ہے یہ متی نے لکھا ہے اور لوقا
لکھتا ہے کہ پیروؤں پس عیسیٰ کے دیکھنے کا بہت مشتاق
تھا ہیرودیس سے معجزہ طلب کیا جواب نہ پایا پس ثابت
ہوا کہ اگر عیسیٰ ہی ہوتے تو اپنے مشتاق کو
ضرور معجزہ دکھاتے اور اوسے ایمان دلاتے
پس ثابت ہوا کہ درحقیقت عیسیٰ ہوگا کوئی اور
شخص ہوگا۔ پس دعا عیسیٰ کی قبول ہوکے
وہ آسمان پر چڑھ گئے ہوں گے نہ قتل کیے گئے
ہوں گے فقط۔ راقم ملک شاہ جالندہری طالبعلم

غزل صنعت توشیح حضرت محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وسلام

طالبعزاد سید خلیل احمد عاقل سہسوانی

ح۔ حبیب خاص کو جلوہ دکھایا اپنی قدرت کا
ض ضرور ایسا نہ در پیدا کیا بحر رسالت کا
ر رسول اللہ کی ہو جا دپر نقش الفت کا
ت۔ تو حاصل ہو صلہ روز جزا مجکو شفاعت کا

ح۔ ہزاروں شکر کرایل ملائکہ رحمت کا
ص۔ صبا گلشن میں خوشبو لگی زلف معجز کی
ل۔ لطافت سے معطر گل بنا تھا جسم عترت کا
و۔ وہ عالم تھا سراپا کہ تھا یک نور کا شعلہ
ا۔ الٰہی کس بشر سے ہو بیاں اس سیرتی صنعت کا
ت۔ ترحم کی نظر جب خاکساری پر نبی نے کی۔
ا۔ اوسی دن سے زمین روشن ہوی جلوہ ہو قدرت کا
ل۔ لب شیریں سے صنعت کچھ نہیں قند مکرر کو
ہ۔ ہوس جاتی رہی دیکھو اگر لب ایسی رنگت کا
ح۔ عجب کیا ہی بخشش حشر میں ہو فضل تیرے
ل۔ لبالب جام ایمان ہو جو وقت آجاوت کا
ی۔ یہی ہے التجا اللہ سے عرض ہو اکہو دے

منشور محمدی

ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے مسلمانون کے لئے

ایک عمدہ تحفہ ہے

اس کتاب مین ۱۴۰۰ سو برس کے اندر کے تمام مشہور

اور نامی مسلمانون کا حال جو کچھ ہمکو معلوم ہوسکا

ہے نہایت تحقیق اور تفتیش سے لکھا گیا

دعوت تثلیث مین کھا ہوا
حاصل دنیا کو وہ سمجھے مین دین
مغز و نمان سیم و زر ہی مین رہے
عیش دنیا ہی مگر خواب خیال
چاہتے ہو گر نجات آخری
چھوڑ دو ہٹ دھرمی بیجا کو

ہین فقط وہ ایک چشمہ صاف
دین حق ہے انکو بہر ہی نہین
سر بسر ہی ہو رہی ہی تیرہ
ساتھ جائیگا نہ یہ مال دغا
دین احمدی کر قدم پیروی
بحث ناحق ہتکرو کلمہ پڑھو

لاہور مین اسلام کی منادی

اخبار کوہ نور سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے مشہور اور فاضل مولوی صاحبان مولوی حافظ ولی اللہ صاحب اہل سنت وجماعت۔ اور مولوی سید قاسم شاہ صاحب اہل تشیع نے مع دیگر واعظون کے مذہب اسلام کی منادی کرنے کا بندوبست کیا ہے فی الحقیقت بقول صاحب اخبار اس لئے یہ خبر تعریف کے ساتھہ مشتہر کرنیکے قابل ہی کہ اس طریقے کے اجرا سے وحشیانہ مباحثے موقوف ہو جائینگے جو عالمون کی کم توجہی کو باعث عیسائیون کے مقابلہ مین جاہلون کیطرف سے برپا ہوتے تھے۔

خیر خواہ علم

لکھنؤ

یہان عیسی کلس ایک ہندوستانی پادری صاحب سے اور ایک صاحب اہل اسلام سے تین چار دن تک بحث مذہبی رہی آخر ۱۶ جولائی سنہ حال کو مسلمان صاحب نے عیسائی صاحب کو بند کیا اور جب کچھ جواب نہ بن پڑا تو اقرار زبانی اور تحریری مع

الصبحہ اوسکو اہی چند اشخاص کیا کہ بیشک بنا بندہ صاحب نبی ہین مبطل اور جھوٹے نبی تھے۔

نمونہ اخبار

عبد الرحمن خان

مرزا تاج محمد کے نام کا خط جو عبد الرحمن نے علی قلی قزلباشی کے ہاتھہ روانہ کیا تھا پکڑا گیا اور مرزا بھی مقید ہوا اسمین لکھا ہے کہ دریای ہامون عبد الرحمن نے عبور کر لیا اور بلخ کی سرحد پر پہنچ رہا ہے کابلی کہتے ہین کہ عبد الرحمن سدوزیون کا یار ہے جدہر غور دیکھتے ہین اوسکو بھیجدیتے ہین اور چونکہ ترکستانیون کے ساتھہ اوسکا رشتہ ہے وہان کے بہت کام آسکتا ہے فقط۔

پنجابی اخبار

الصبحۃ موثرۃ

ایک لڑکا جسکے تمام عادات وخصایل بھیڑیے کے سے ہین لکھنؤ مین جنگل سے پکڑ کر لایا گیا ہے اور ڈاکٹر صاحب کی سپرد ہوا ہے تاکہ اوسے انسانون سے مانوس کرین اس لڑکے کی عمر ۷ سال کی ہے جب بچہ تھا بھیڑیا اوسے اٹھا لیگیا تھا اب سے برابر جنگل مین اونہین کی صحبت مین رہا۔ اب اوسے پکڑ کر لائے تو بال وناخن بغیرہ اسقدر بڑھے ہوئے تھے کہ پہچانا نہین جاتا تھا بلکہ یہ معلوم کرنا بھی دشوار تھا کہ انسان ہے یا حیوان جب پکڑ لایا گیا تو چارپایون کے طرح چلتا تھا اب آدمیون کی دیکھا دیکھی پاؤن پر چلنے لگا ہے۔ اسکا بدن

شاہ جرمنی کی شاہ ایران سے ملاقات

[illegible] کرنے کے کارسپانڈنٹ صاحب لندن
[illegible] کے حوالے سے برلن کی خبرین اسطرح پر لکھتے ہین
[illegible] شاہ ایران برلن وارالخلافہ جرمنی مین داخل
[illegible] تو شاہ سے وہان کے باشندے دل مین
[illegible] نہی زیادہ وجہ اسکی دو ہوئین ایک تو یہ کہ جو کمپنی
[illegible] کی تعظیم کے واسطے متعین ہوئی تہی شاہ کے
[illegible] اُسکے اخلاق کے خلاف تہے دوسری یہ
[illegible] شہنشاہ جرمنی نے مع ولیعہد شاہ ایران سے
[illegible] ملاقات کی اور پہر رجوارے ملنے آئے تو شاہ
[illegible] فارس نے اپنا ہمسر سمجھکر اُن سے ملاقات نہ کی
[illegible] بلکہ اُنکا سلام تک نہ لیا شاہ کے اس چلن کو
[illegible] شہنشاہ جرمنی نے ناپسند کیا۔ شاہ ایران کے
[illegible] برلن سے سدھارنیکے وقت شہنشاہ جرمنی اور انکو
[illegible] ولیعہد رخصت کرنے نہ آئے صرف ۷۰ یا ۸۰ آدمی
[illegible] رخصت کے وقت ہمراہ تہے مگر شاہ ایران نے رخصت
[illegible] ہونے سے بہت دیر پہلے ملکہ جرمنی کو ایک ہار
[illegible] دیا ہے کا اور شاہ جرمن کو ایک ڈبیہ جواہرات
[illegible] کی دی اور کئی شخصون کو آفتاب کا خطاب عطا
[illegible] کیا اور شاہ لندن مین تشریف لائے تو یہان

سفیر یارقند و سلطان روم کی گفتگو

لارنس گرنٹ کے کارسپانڈنٹ صاحب متذکرہ
اوپر لکھتے فرماتے ہین کہ سفیر یارقند جو چند روز سے
وارد قسطنطنیہ تہا سلطان روم سے آجکی اسکی
ملاقات ہوئی اُسوقت سفیر نے سلطان سے عرض کی
کہ اگرچہ گورنمنٹ انگریزی اور روس نے اقرار کیا
ہے کہ سردار یارقند اپنے ملک کا خود مختار رہے
مگر والی یارقند کی تمنا یہ ہے کہ وہ زیر حکومت دولت
عالیہ یعنی سلطان روم کے رہے کہ یہی باعث
ہمارے فخر کا ہے حضرت سلطان روم قاصد کی التماس
کو قبول فرمایا اب چند معلم یارقند کو تعلیم کے لئے بھیجے

روس و چین

مقام آمور کی ایک چھوٹی ماسکو گزٹ مین لکھتا ہے
جس سے چین والون کے حملے کا خوف سرحد روس سا
مین جو اس طرف دریاے اُس ملک کے واقع ہے
ہو رہا ہے۔ کارسپانڈنٹ کا مقولہ ہے کہ ضلع
امور بہت بے قاعدہ آباد ہے اُسپر آسانی سے
حملہ ہو سکتا ہے۔ چین کے رہنے والون نے جہاز
بنانے مین بہت ترقی کی ہے یہانتک کہ امریکا کے
جنکے ہان چینی دیوان کش بنانے پر نوکر ہین انکی
صنعت اور صفائی کام کی نہایت تعریف کرتے ہین
تن سین دریا مین بکثرت اگبنوٹ چینیون کے ایسے
چلتے ہین کہ اگر ایک دخانی جہاز انمین سے ٹکر ی
مین آجاے تو لڑائی کے وقت پانی کے نیچے ہی
نیچے ایسا جائے کہ ضلع امور کو دو حصون پر تقسیم
کر دے جس سے آمد و رفت خط کتابت کی دریا ن
روس اور پیکنگ یک لخت بند ہو جائے۔
کارسپانڈنٹ صاحب یہ سوال کرکے کہ اگر اسطرح
کا واقع ہو جائے تو روسی اُنپر حملہ کر سکتے ہین یا
نہین جواب دیتے ہین کہ روسی اس حالت مین
حملہ آورون کے برخلاف نہین ہو سکتے اور جو
لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ چین والون نے ارادہ
ہی عمل کرنے اپنے ضلع متعلقہ امور کا چھوڑ دیا
ہے بلکہ جبتک اُس ملک کا فتح کرنا چاہتے

ہین جہانتک سلطنت سے علاقہ ہے یہ تمام دیکھ
رہے ہین کہ پھر قبضہ اپنی اُس سرحد پر حاصل کرنے
جو اُنسے نکل گئی ہے فقط ۔ منہ

ترجیع بند

اس نتیجہ مجناب قاضی سید سرفراز علیصاحب۔ دام عنایتہ
مسیح نام خدا جبتک اس جہا مین رہے
نوید سید ابراریون سناتی پھرے
کہ اب وہ شاہ رسل جسکی منتظر سب تھے
قریب ہی کہ شرف فرش خاک کو بخشے
اور آسمان پہ جسوقت سے اوٹھائے گئے
کمال شوق سے بیتاب و مضطرب رہتے
خبر تولد حضرت کی جب سُنے بولے
الٰہی مجھکو نہ محروم رکھہ زیارت سے
کبھی جو صبر نہ آتا تو صاف بول اُٹھتے
کوئی ہی ایسا جو جاکر وہان یہہ عرض کرے
بر آسمان چہارم مسیح بیمار است
تو بر ای علاج درکار است
ہوا مسیح کو یہ حکم خالق اکبر
تری دعا ہوی مقبول اب نہو مضطر
ہم ایک رات بلائین گے عرش اعظم پر
کہ سیر عالم بالا بھی وہ کرے آکر
تری طرف سے بھی گذریگا وہ خجستہ سیر
زیارت اوسکی تو کرنا مگر کھڑے ہو کر

دیا اپنی شوق کی گر بسیجھا ہی مجکو خبر
یہہ ہی سبیل یہہ ہی شکل اسکی پیش نظر
جو کوئی جائیگا یہان سے براق کو لیکر
تری طرف سے یہی کہدیگا وہ ای سرور
بر آسمانِ چہارم مسیح بیمار است
بتسم تو برای علاج درکار است

۴ بوقتِ سیر شبِ معراج مثلِ باد صبا
امین وحی الٰہی براق لیکے چلا
ادہا مین ملے بجناب حضرتِ عیسیٰ
کہ جیسے کوئی کسی پر ہو والہ و شیدا
کہا کہ ہر کا ارادہ کیا ہے مجھے بھی بتا
تو وہ بیان حقیقت زبان پر لایا
مسیح سنکے لگے کہنے ای امین خدا
اوسی حبیب پہ مین بھی ہون جان و دلسے فدا
یہہ کہیو جب درِ دولت پہ ہو گذر تیرا
سوار ہو جیئو جلدی کہ ای شہِ والا
بر آسمان چہارم مسیح بیمار است
بتسم تو برای علاج درکار است

۵ ترا حضور مین اُسکے جو عین رحمت ہی
براق لاکے وہ بولا مجھے ہدایت ہی
ہے جیکو لا عرش پر کہ خلوت ہی۔
وہ پھیر جائے قدم اپنے اِس حکمت سے
ہر کب ہمکو یہ حکم رب عزت ہی۔

مستزفہ ہی
کہا کہ تمام کے چلیتا مری سواری ہے
جو کوئی عالم بالا پہ بھی اجازت ہے
کہ دیکھہ لوں مری محبوب کو فیضت ہے
یہہ اُسکی تمہین چلنہ زیارت ہی
علاوہ اسکے شفاعت بڑی ضرورت ہی
بر آسمانِ چہارم مسیح بیمار است
بتسم تو برای علاج درکار است

۵ سواری شہِ ابرار اجب یہان سے چلی
فلک پر آنے کی ہر سمت دھوم دھام مچی
کہین پر آدم و حوا آگے رہ روکی
کہ پہلے جسکے بچہائین ہم انکھہ کی پتلی
لگا کے سینہ سے کہتے ہتے ای شہِ عربی
تمہارے دم سے بڑہے آبرو اب وجد کی
کہین دو رویہ فرشتون نے آکے صف باندہی
کہین تھی آپ کے ملنے کی انبیا مین خوشی
ملے مسیح تو جبریل نے گذارش کی
انہین کے واسطے حضرت یہ عرض تھی میری
بر آسمانِ چہارم مسیح بیمار است
بتسم تو برای علاج درکار است

۶ بہار گلشن امکان کی عطر جان پر در
شجر امید دو عالم کا تم سے بار آور
ایدہر بھی رحمت عالم کرم کی ایک نظر
کہ میری آنکھون نے دریا بہائے رو رو کر

تمہارے عشق نے اے سرورِ گیتی پیر
نہ صرف اہل زمین کو کیا ہی خستہ جگر

تمام عالم بالا فدا ہے حضرت پر
سخن غلط نہین کرتا ہی سید مضطر

علاوہ اسکے کسی پر بھی نہین خبر
کہ آپ ہی کا فقط حسن دلربا سنکر

برآسمانِ چہارم مسیح بیمار است
بیا تو برای علاج درکار است

بقیۂ جواب شمس الاخبار مطبوعہ ۲۶ جلائی ۱۸۷۳ء

قولہ ہمارا خداوند ہزارون بھوکونکو گوشت روٹی غیب سے کہلاتا تھا **جواب** وہ ہزارون تقلیب کیوقت کیا ہو گئے تھے جو مدد کو نہ پہنچے اور فقیہون سردار کاہنون نے ایسی شخص کے حق مین تقلیب کا فتوی کیون دیدیا تھا شاید اونکو گوشت روٹی نہ کھلایا ہوگا **قولہ** مسیح بوقت حاجت آسمان سے خوانچہ اوتارتا تھا **جواب** حضرت مسیح کے مرید پیٹ کے بھوکے تھے اس لئے خوانچہ اوتارتا تھا اور ہمارے حضرت علیہ السلام کے معتقد خدا کے طالب تھے اس لئے وہ خدا سے ملاتے تھے

ع: بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

قولہ مسلمانون کو لازم ہی کہ مسیح کے الوہیت کے قایل ہون **جواب**: عجب خدائی ہی کہ بقول جبل بندون نے پکڑ کر سولی دیدیا خدا ہو کر کچہ زور نہ چلا مسلمان نادان نہین برابر ہے ماجز فانی کو خدائی کے لائق بلنے **قولہ** قرینہ کے اور محمد صاحب کے مضحکہ بازیان ہوئین اونپر **جواب** بطرح مضحکہ بازیان خدا کی بقول اہل حضرت مسیح کے ساتھ ہوئین تھین کہ اوہر انکو بیتا بناکر بھیجا اور ایدہر بنی اسرائیل کے رئیسون ذالدیا کہ کوڑے مارکر سولی دیدو اب یہان پر یہہ مثل درست ہوی کہ باپ بنکر مچھلی کے جگہہ سانپ کھلادیا **قولہ** کوئی پیارا اپنے دوست پر ایسی تکلیفین گوارا نکریگا **جواب** اس سے لازم آتا ہے کہ بقول جبل حضرت مسیح باوجود بیٹا ہونیکے خدا کے پیارے نہ تھے اور جسقدر راجہ بابو بادشاہ گذرے اور گذرتے ہین وہ سب خدا کے پیارے تھے باوجود بت پرستی اور ہندو ہونیکے اور حضرت انبیا علیہم السلام جو تمام عمر مصائب اور تنہا یا کئے وہ سب خدا کے دشمن تھے اور خدا اونکا دشمن تھا واہ رے عقل **قولہ** یہ کل محمد صاحب کے افعال کی نتیجے ہتے اور خوبیان تھین کہ وہ سب بلائین اون غریب بچون پر آپڑین **جواب** اس سے وہ لوگ بھی سچے معلوم ہوتے ہین جو کہتے ہین کہ حضرت مسیح کا پکڑا جانا کوڑے کھانا مصلوب ہوتا معاذ اللہ اون کی ماں کی گناہ کا وبال تھا اور خدا کیطرف سے جہوٹی باتین بنانیکا مآل العیاذ باللہ من ذلک خدا ایسی

کمکر کی باتون سے ہم مسلمانون کو بچاے پس
قایل نے جواسکا جواب اپنیطرف سے بیچ رکھا ہو
وہی جواب ہمارے طرف سے بھی تجویز کرلی۔
دوسری وجہ ہماری انکار کی یہ ہے آخر تک۔
جواب آپکی سمجھ اوندھی ہے کیونکہ اس حدیث
قدسی کو قرآن مین شامل نکرنے سے صاف ظاہر
ہوتا ہی کہ ہماری حضرت علیہ السلام بڑے صاف
المقول تھے اونمین نفسانیت اور خودپسندی کی
ہوا بھی نہ لگی تہی حتی کہ حدیث قدسی کو کہ مضمون
اوسکا خدا کیطرف سے تھا اور عبارت اپنی تھی
اس احتیاط سے قرآن مین شامل ہونے نہ دیا کہ
اوسکا مضمون وعبارت دونو خدا کیطرف سے ہین
پس اس محتاط کا سارا بیان واجب التسلیم ہونا
چاہیے ورنہ اگر ہماری حضرت کی مزاج مین خود
پسندی اور نفس پروری ہوتی تو خدا کے بیٹے
بن جاتے اور پھر وہ اس تقدیر پر ایسے ویسے
بیٹے نہ بنتے بلکہ سپوت ٹہرتے اس لئے کہ علۃ غائی
ایجاد عالم کے اونکی ذات سے حاصل ہوی۔
دیکھو عالیظرفی کہ باوجود اس منزلت کے ہمارے
حضرت علیہ السلام نے اپنی امت کو بھی اسطرح
تعلیم فرمایا کہ یون کہو اشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ یعنے گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ بیشک
محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہی قولہ ہمارا

مقدمہ صرف قرآن ہو بے **جواب** یہ ہے
بہت دھرمی ہے کہ آپ تو شاگردون کی رسالہ
اور خطوط وغیرہ کو بلکہ پولوس وغیرہ کی جو شاگرد
بھی نہ تھے خطوط وغیرہ کو جمع کرکے اوسکا نام عہد
جدید کہو لیا اور معتقدین اونکو پیش کرتے ہو
اور منادی کرتے ہو اور ہماری طرف سے امامیہ کو
کہ خاص مقرر وہ پیغمبر صاحب ہی اور ما قابل سمجھا کہ
نہین مانتے پس اسکا جواب یہ ہے کہ پہلے اپنے
عہد جدید کو پہاڑ کر پہاڑ مین ڈالئے تب ایسی
بولی بولئے فقط۔ راقم محفوظ شاہجہانپوری

مسیح مصلوبی کی نبوت

یہ مضمون بتوسل مولوی مرزا موحد ہمارے پاس
پہونچا لہذا بجنسہ درج اخبار ہے۔
حمد الفتا لصاحبہ کیا نبوت مین سچائی کی سوا بھی
روشنی چمکتی ہی جو کبھی نہ ہونی چاہیے۔ پس
کیونکر ظلمات کو فروغ دیکھنے مین آتا ہی کبھی مہتاب
بھی صراف سے مخفی رہتا ہی ہان دیکھیے یہان پر
کیا آفتاب چمک رہا ہی چنانچہ متی ۱۲ باب ۳۸ ورس
تب بعضے فقیہون اور فریسیون نے جواب دیا اور
کہا کہ ای استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھا چاہتے
ہین ۳۹ پر اوسنے جواب دیکے اونہین کہا کہ اوس
زمانے کی بری اور حرام کار قوم نشان ڈہونڈہتی
ہے پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان

اوسکو دیا بجا میگا (۴۲) کیونکہ جیسا یونس تین دن
تین رات مچھلی کی پیٹ مین تہا ویسے ہی انسان
کا بیٹا تین دن اور تین رات زمین کی دل مین ہوگا
پس اس عبارت سے معلوم کرنا چاہئے اولاً عیسیٰ
نے کوئی معجزہ نہ دکھایا ہوگا اور پیچھے اسکے سوائے
نشان یونس کی مانند کی اور کوئی نشان نہ دکھایا گیا
پس جو انجیل کا مصنف معجزہ سوا یونس کے مانند کی
اور بیان کریگا خلاف حکم مذکور کے ہوگا یا حکم مذکور
خلاف ہوگا اور یہہ دونو باتون مین حواریون کا
سہو خیال مین آویگا اور مرقس ۸ باب ۱۲ ورس
جزو ہی انسان کا بیٹا تین دن بعد جی اوٹھے۔
پس اس عبارت سے ثابت ہی کہ آیت مذکورہ
بسبب گواہی کے اور آیتون اور آیت مرقس مذکورہ
کے درحقیقت درست ہی اور جس انجیل یا معجزہ لکھنے ہی
یا سہو یا تحریف بہتا سنا یا ہوگا پس باب کے امر کا
دریافت کرنا اس جگہہ ضرور ہے اولاً عیسیٰ زمین
کے دل مین تین دن اور تین رات رہینگا پس تین
دن قبر مین رہنا عیسیٰ کا ثابت نہین چنانچہ لوق
۲۴ باب ۵۰ و ۵۱ ورس در مقبرہ او را
گذاشت و آنروز روز ابتدای سبت بود و یوحنا باب ۲۰
روز یکشنبہ صبح بسیار زود ی آن عطار ای را
بر داشتہ بر قبر آمدہ و با انبساط چند نیز بر دند
و یا فتند کہ سنگ سر قبر غلطیدہ شدہ ہست

پون با ندون نفتند تن بنا بایون و انہا فتند
ازین واقعہ در حیرت می بودند یہان سے معلوم
ہوتا ہی یعنی قبر مین ابتدائے سبت جو وقت شام
ہی رکہے گئے یعنے روز جمعہ مصلوب کئے گئے اور
وقت شام شب سبت قبر مین تشریف لے گئے پس
رات یک آواز سبت یک و رات یکشنبہ یک قبر
مین رہی جو بحساب دو رات اور ایکدن ہوا اور
صبح کو پو پہٹنے کے پہلے سے آسمان پر اوٹہا گئے
سو بموجب پیشین گوئی اور معجزہ دکھانے فقیہون
اور فریسیون کے پورا وعدہ نفرمایا یعنے تین دن
فرماوین ایکدن قبر مین رہین صداقت اسیکا نام
ہے تا ینا فقیہون اور فریسیون نے اوس نشان
کو جسکا وعدہ تھا نہ دیکہا بلکہ جو لوگ قبر پر گئے تہے
کچہ ہاتہ نہ آیا اور حیرتمند ہو کر چلے آئے اس نشان
کا نشان بے نشان ہے اور اسیکا نام دہوکہا
اور وقت گذرنا ہی اور بوے سچائی مین بھی امین
قدرے گمان ہی بہلا مصنف انجیل بھی اس
بیان سے کیون نہ صاحب الہام امان ہو۔
اگر کوئی کہے عیسیٰ نے بعد وفات کے کئے باشاگردون
کو اپنا آپ دکہایا تو کیون کہتا ہے یہہ نشان بے
نشان ہے پس کہتا ہون اول عیسیٰ نے پہلے ہی
فرما دیا تہا متی ۱۲ باب ۴۰ سطر کیونکہ جیسے
یونس اور جیسے ۔۔۔ مسیح اور جیسے بنی اوٹہینگے اور بڑی نشان اور

کرامتین دکھا دینگے اور پیرو دشمنوں پر اپنا
دبدبا اور ہیبت ظاہر ہوگا جیسا مشیل نقل میں لکھا ہے
کہ وہ دشمنوں پر یان ہوا ہوگا انہکم کیا ہے
کرنا چاہتا تھا دوم جیسے شفیہ نے کہا تھا نشان دکھانا
تھا سو انہوں نے کسیکو نہ کہا یا بلکہ قبر ہی سے
اور شہر ماناکیا شاگردون کیا غیرون نے بھی یہی کہا
کہ شاگرد عیسیٰ کے گردون کو بے ایمان دیکھ کر قوم فرمایا
کرتے تھے چنانچہ ویسا ہی ہمیشہ تک رہی چنانچہ
لوقا ۹ باب اور یسوع نے جواب دیکے کہا ای بے
ایمان کجرو قوم مین کبتک تمہارے ساتھ رہون
اور تمہاری برداشت کرون یہ آیت نہ کہ وہ عیسیٰ
بعد دوم حیات مین فرمائے اور بقول نصاریٰ روح
القدس کے اترنے کے بعد بھی عیسیٰ کے شاگرد
ویسا ہی رہے چنانچہ اعمال الرسل سے اور پطرس
پطرس میں کہتا ہی کہ مین دعا مانگتا تھا اور حالت وجد
مین آگیا الخ اور آئی کرای پطرس ذبح کر اور
کھا پطرس نے کہا ای خداوند ہرگز نہین کیونکہ کبھی
کوئی حرام یا ناپاک چیز میری منہ مین نہین گئی اور
دوسرے بار جواب آیا جو خدا نے پاک کیا حرام
مت کہ اور یہہ تین بار ہوا اور سب کچھ آسمان پر
کھینچا گیا۔ دیکھو یہان پطرس نے بعد اترنے روح
القدس کے بھی خدا کے حکم کو نمانا اور خدا کا
حکم نماننے والا کون ہوگا اور یہی تاثیر روح القدس

شاگردی یا ہونے کی ہے کہ آدمی پر الہام خدا کی کیفیت
حالت کے لایق نہ ہو پہلے معذرت کرے
ساتھ کہدیا کہ کتابہ ہے کہ تم لوگون سے
تمکو تمہارے باپ کا روح بولتا ہے باقی یہودیون نے
بھی اوس کے ساتھ ایسا ہی کیا یہانتک کہ بہت
بھی اہل نکی ساتھ شریک ہوا جو پرس کہتا ہی
جب سنکر کہا سچائی پر سید ہے راہ نہیں چلتا اور
سلمان اللہ کی جب تاثیر روح القدس ہوتی
ہے کے تاثیر سے وہ فحش بے ایمانی کا اون کے
ایمان سے نکلتا پس جب ایسا شاگرد ملیگا یہ
حال ہوگا تو شاگردون کے شاگرد کا کیا حال
ہونا چاہیے اور مصنف اناجیل بھی اوپین ہی
مین سے ہی اور اگر کوئی کہے ان سب کو کیونکر یقین
ظاہر ہوئے یہہ علامت ایک کا یقین کی جاتی
ہی میں کہتا ہون کہ صحیح فرقہ مین بہت سے کہتے
ہیں خداوند نے تیرہ نام سے نبوت نکلے اور
دیوتون کو نہین نکالا اور بہت سے کرامتین ظاہر
نہین کیین تب مین اونسے کہونگا ای بدکارو
میرے پاس سے دور ہو تب پولس کرامتون کا
پر کیا ذکر ہوگا جو فرشتون سے خراب ہوئی اور کافرا
رہنا بھی عیسیٰ اچھا کیا تو کلکر سکتے ہیں جو ازکر خدا
۱۰ باب ۷ درس لیکن مین تمہین سچ کہتا ہون